اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَبْدُ الصّالِحُ، اَلْمُطیعُ للهِ وَلِرَسُولِهِ،
وَلاَمیرِالْمُؤْمِنینَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمُ السَّلامُ،

مسلم بن عقیل (ع)

نام: مسلمؑ

والد: عقیلؑ

دادا: حضرت ابوطالبؑ

چچا: حضرت جعفر طیارؑ، حضرت علیؑ

شہادت: ۹ ذی الحج ۶۰ ہجری

مدرسة القائمؑ

مدرسۃ القائم

یا سفیر الحسین

یا مسلم ابن عقیل

حضرت مسلمؑ، مولا علیؑ کے بھائی حضرت عقیلؑ ابن ابی طالبؑ کے بیٹے تھے۔ یعنی آپؑ، امام حسینؑ کے چچازاد بھائی تھے۔
آپؑ کا لقب سفیر حسینؑ اور غریبِ کوفہ (کوفہ کے مسافر) تھا۔ واقعۂ کربلا سے کچھ عرصہ پہلے جب کوفہ کے لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو خطوط بھیج کر کوفہ آنے کی دعوت دی تو امام حسینؑ نے حضرت مسلمؑ کو صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے کوفہ روانہ کیا۔ وہاں پہنچ کر جنابِ مسلمؑ صورتحال مناسب لگی اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو خط بھیج دیا کہ کوفہ آنے میں کوئی قباحت نہیں۔ مگر بعد میں یزید نے عبیداللہ ابن زیاد کو کوفہ کا حکمران بنا کر بھیجا جس نے حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ اور انؑ کے دو کم سن فرزندوں کو شہید کروا دیا۔

ابتدائی واقعات:

جب امام حسین علیہ السلام نے حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کو کوفہ جانے کا حکم دیا تو اس وقت وہ مکہ میں تھے۔ وہاں سے وہ مدینہ گئے جہاں انہوں نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی پھر اپنے دو بیٹوں محمد اور ابراہیم جن کی عمریں سات اور آٹھ سال کی تھیں، کو لے کر کوفہ چلے گئے۔ کوفہ میں انہوں نے جناب مختار بن ابی عبیدہ ثقفیؓ کے گھر پر قیام کیا۔ کوفہ والوں نے ان کی بیعت شروع کی جن کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی۔ انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھ دیا کہ کوفہ آنے کے لیے حالات سازگار ہیں۔ اس وقت کوفہ کا گورنر نعمان بن بشیر تھا۔
جب یہ خبر یزید تک پہنچی تو اس نے بصرہ کے عبیداللہ ابن زیاد کو پیغام بھیجا کہ وہ جلد کوفہ پہنچ کر نعمان بن بشیر کی جگہ حکمران مقرر ہوں اور مسلمؑ بن عقیلؑ کا سر کاٹ کر یزید کے پاس بھیجیں۔ ابن زیاد نے کوفہ پہنچ کر گورنری سنبھالی تو حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ امیر مختارؓ کے گھر سے صحابیِ رسولؐ حضرت ہانی بن عروہؓ کے گھر منتقل ہو گئے۔ ابن زیاد نے فوج کو انہیں پکڑنے کے لیے بھیجا تو حضرت ہانی بن عروہؓ جن کی عمر اس وقت 90 سال تھی، نے اپنے مہمان کو حوالہ کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ہانی بن عروہؓ کو قید کر لیا گیا۔ اس پر بھی انہوں نے انکار کیا تو انہیں باندھ کر پانچ سو کوڑوں کی سزا دی گئی جس کے دوران جب وہ بے ہوش ہو گئے تو ان کا سر تن سے کاٹ کر لٹکا دیا گیا۔

جنگ:

حضرت ہانی بن عروہؓ کی گرفتاری کے بعد حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ باہر آ گئے اور جنگ شروع کی۔ مگر آہستہ آہستہ سب کوفیوں نے ساتھ چھوڑ دیا حتیٰ کہ صرف تیس افراد ان کے ساتھ رہ گئے۔ مغرب کی نماز تک وہ بھی باقی نہ رہے۔ انہیں حضرت محمد ابن کثیرؓ نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ محمد ابن کثیرؓ کے حمایتیوں کے ساتھ ابن زیاد کی فوج نے جنگ کی اور انہیں بھی شہید کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کوفہ سے باہر جانے کی کوشش کرنے لگے مگر شہر کے سب دروازے بند تھے۔ آپ نے ایک بوڑھی عورت سے پانی مانگا۔ جب انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق خاندانِ رسالت سے ہے تو اس عورت نے انہیں اپنے گھر میں پناہ دی۔ مگر اس عورت کے بیٹے نے انعام کے لالچ میں مخبری کر دی۔

ابن زیاد نے تین ہزار فوج بھیجی تو حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ گھر سے باہر آ کر لڑنے لگے اور بنو ہاشم کی تلوار بازی کے جوہر دکھائے۔

جب سینکڑوں لوگ ہلاک ہو گئے تو ابن زیاد کے سالار ابن اشعث نے اور فوج منگوانے کا پیغام بھیجا۔ یہ سن کر ابن زیاد نے کہلا بھیجا کہ کیا ایک شخص کے لیے تین ہزار کی فوج بھی ناکافی ہے؟ تو ابن اشعث نے جواب بھجوایا کہ ''یہ کوئی ایسا ویسا نہیں ، بنو ہاشم کا چشم و چراغ ہے''۔

بعد میں ایک گڑھے میں مسلمؑ بن عقیلؑ کو دھوکے سے گرا کر گرفتار کر لیا گیا۔

شہادت:

جب حضرت مسلمؑ کو ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے انہیں سزا دی کہ کوفہ کے دارالامارۃ کی چھت سے گرا دیا جائے۔

حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ نے شہادت سے پہلے چند وصیتیں کیں جس کے بعد ان کو چھت سے گرا کر شہید کر دیا گیا۔

یہ واقعہ 9 ذی الحج سن 60 ھجری کا ہے۔ شہید ہونے کے بعد اِن کا سر کاٹ دیا گیا اور اسے یزید کو دمشق بھجوا دیا گیا اور جسم کو کوفہ کے بازار میں لٹکا دیا گیا تا کہ کوفہ کے لوگ اب بنو ہاشم کی حمایت نہ کریں۔

بچوں کی شہادت:

حضرت مسلمؑ کی شہادت کے بعد ابن زیاد کے حکم سے ان کے دونوں کم سن بچوں کو جو قاضی کے گھر میں چھپے ہوئے تھے، شہید کر دیا گیا۔

قاضی نے کوشش کی کہ بچوں کو خفیہ طور پر مدینہ پہنچا دیا جائے مگر کامیابی نہ ہو سکی کیونکہ شہر کے تمام دروازے بند کر کے راستوں پر پہرہ دار بٹھا دیئے گئے تھے۔ ان بچوں کے بھی سر کاٹ لیے گئے۔

ایک کا نام محمد اور دوسرے کا ابراہیم تھا۔